عمرہ کے مستند احکامات پر مشتمل عام فہم کتاب

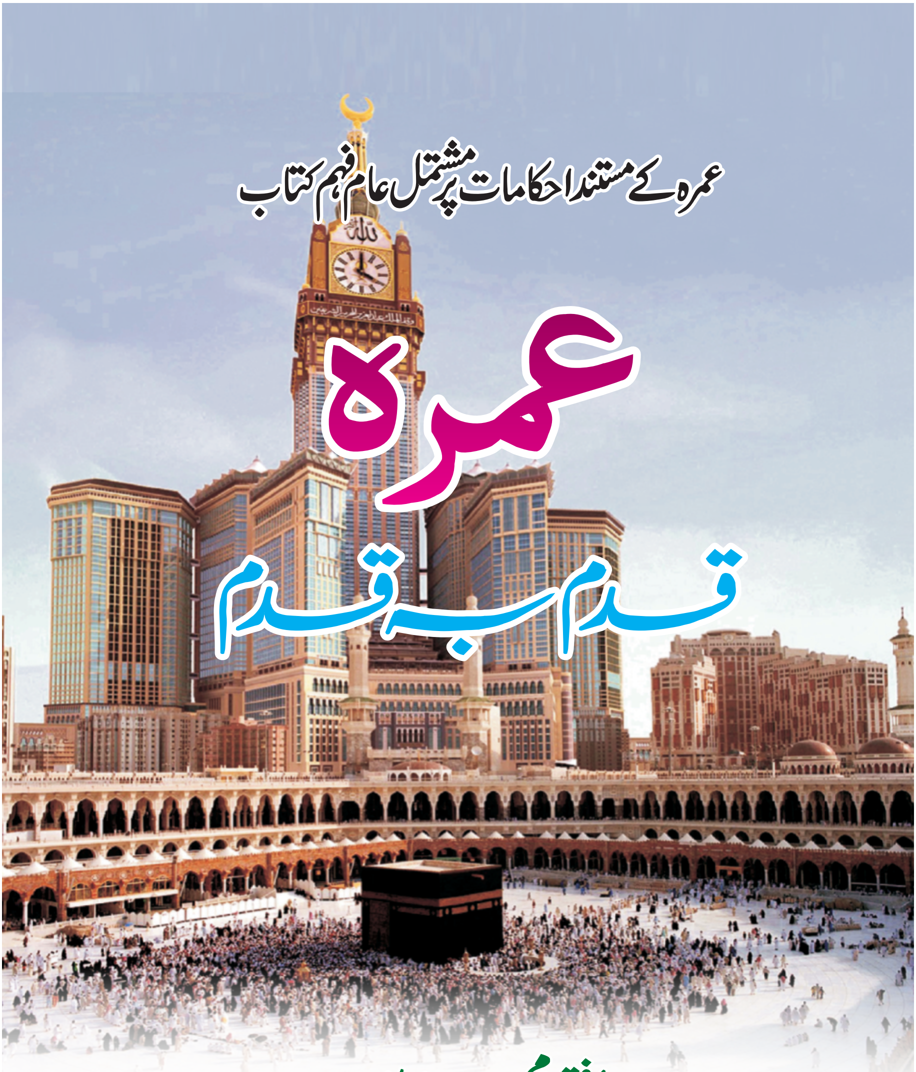

عمرہ
قدم بہ قدم

مولانا مفتی محمد ایاز صاحب

رئیس جامعہ تبلیغ القرآن یوسف آباد پشاور پاکستان

ناشر العلم پبلیکیشنز

محلہ جنگی پشاور پاکستان

0092-91-2580325 / 2590315

عمرے
کا
مسنون طریقہ

از

مولانا مفتی محمد ایاز صاحب

ناشر

العلم پبلیکیشنز محلہ جنگی پشاور

091-2580325

فہرست مضامین

عمرہ کی اہمیت اور فضیلت	1
سفر حرمین کی نوعیت	3
نیکی اور تقویٰ کی رغبت	4
اجتماعیت کی اہمیت	5
کرنے کے کام	7
احرام اور اسکی شرائط	9
فکر آخرت	9
تلبیہ	10
عمرے کا اجمالی خاکہ	11
عمرہ کے چار اعمال	11
عمرہ کے ممنوع ایام	11
عمرے کی ابتداء اور انتہا	11
عمرے کے سات ممنوع کام	12
عمرے کا تفصیلی طریقہ	14
احرام کی تیاری	14
احرام کی پابندیاں	15
حرم شریف میں حاضری	16
خانہ کعبہ پر پہلی نظر	16
طواف کی تیاری	16
طواف کی دعائیں	18

استلام یا اشارہ	18
آخری استلام	19
سعی شروع	20
سعی ختم	20
حلق یا قصر	21
عمرہ مکمل	21
مکہ معظمہ کے چند مقامات	23
زیارت مدینہ منورہ	25
مدینہ منورہ حاضری کے آداب	26
مسجد نبوی ﷺ میں حاضری	27
عمرہ کی مسنون دعائیں	30
مدینہ منورہ کے چند مقامات	33
مدینہ طیبہ سے واپسی	35
وطن واپسی	35
ضروری ہدایات	36

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عمرہ کی اہمیت اور فضیلت

عمرہ بڑی فضیلت والی عبادت ہے۔ اللہ تعالیٰ جس کو توفیق دے تو یہ بڑی سعادت ہے۔ اس لیے صاحب استطاعت لوگ دوسرے نیک کاموں کے ساتھ ساتھ عمرے کی سعادت بھی برابر حاصل کرتے رہتے ہیں۔ حدیث پاک میں آتا ہے۔

☆ سیدنا ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ:

اَلْعُمْرَةُ اِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِّمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهٗ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّةَ۔ [مشکوۃ: ص۲۲۱]

"ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے اور حج مبرور (گناہوں سے پاک اور مخلصانہ حج) کا بدلہ تو بس جنت ہے"۔

عَنْ وَهْبِ بْنِ خَنْبَشٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: عمرةٌ فِى رَمْضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً۔

"رمضان میں کئے گئے عمرہ کا ثواب حج کے برابر ہے"۔

☆ سیدنا ابو مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ:

تَابِعُوْا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَاِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوْبَ كَمَا يَنْفِى الْكِيْرُ خُبْثَ الْحَدِيْدِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَلَيْسَ لِلْحَجِّ الْمَبْرُوْرِ ثَوَابٌ اِلَّا الْجَنَّةَ۔ [ترمذی]

"حج اور عمرہ پے در پے کیا کرو کیونکہ یہ دونوں فقر اور محتاجی اور گناہوں کو اس طرح دور کر دیتے ہیں جس طرح سنار کی بھٹی لوہے، سونے اور چاندی کا میل کچیل دور کر دیتی ہے اور حج مبرور کا صلہ تو بس جنت ہی ہے"۔

☆ نبی کریم ﷺ سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ:

اَلْحَاجُّ وَالْعُمَّارُ وَفْدُ اللّٰهِ،اِنْ دَعَوْهُ اَجَابَهُمْ وَاِنِ اسْتَغْفِرُوْهُ غَفَرَ لَهُمْ۔ [ابن ماجہ]

"حج اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں، اگر وہ اللہ تعالیٰ سے دعاء کریں تو اللہ تعالیٰ ان کی دعاء قبول فرماتے ہیں اور اگر وہ ان سے مغفرت مانگیں تو ان کی مغفرت فرماتے ہیں"۔

سیدنا عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَهٗ وَاعْلَمْ اَنَّ الْعُمْرَةَ هِيَ الْحَجُّ الْاَصْغَرُ وَاَنَّ عُمْرَةَ هِيَ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا۔ [مشکوۃ]

"نبی کریم ﷺ نے انہیں فرمایا: جان لو! عمرہ چھوٹا حج ہے اور ایک عمرہ دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے اس سے بہتر ہے۔"

الغرض عمرہ کی یہ عظیم الشان فضیلت اور ثواب تب حاصل ہو سکتا ہے جب اس عظیم عبادت کو شریعت اور نبی کریم ﷺ کی سنت کے مطابق ادا کیا جائے۔

لہٰذا حرمین شریفین جانے سے پہلے عمرے کے احکام سیکھنا اور سمجھنا بے حد ضروری ہے۔

سفرِ حرمین کی نوعیت:

دنیا کے لوگ عموماً دو ہی قسموں کے سفروں سے واقف ہیں۔ایک سفر وہ جو روٹی کمانے کے لیے کیا جاتا ہے،دوسرا وہ جو سیر و تفریح کے لیے کیا جاتا ہے۔ان دونوں قسم کے سفروں میں اپنی غرض اور اپنی خواہش آدمی کو باہر نکلنے پر آمادہ کرتی ہے۔گھر چھوڑتا ہے تو اپنی غرض کے لیے،بال بچوں اور عزیزوں سے جدا ہوتا ہے تو اپنی خاطر۔مال خرچ کرتا ہے یا وقت صرف کرتا ہے تو اپنے مطلب کے لیے۔لہٰذا اس میں قربانی کا کوئی سوال نہیں۔مگر یہ سفر جس کا نام سفرِ حج وعمرہ ہے،اس کا معاملہ باقی سب سفروں سے بالکل مختلف ہے۔یہ سفر اپنی کسی غرض کے لیے یا اپنے نفس کی خواہش کے لیے نہیں ہے،بلکہ صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے اور اس فریضہ کو ادا کرنے کے لیے ہے جو اللہ نے مقرر کیا ہے۔

اس سفر پر کوئی شخص اس وقت تک آمادہ ہو ہی نہیں سکتا جب تک کہ اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت نہ ہو،اس کا خوف نہ ہو اور اس کے فرض کو فرض سمجھنے کا خیال نہ ہو۔پس جو شخص اپنے گھر بار سے ایک لمبی مدت کے لیے علیحدگی، اپنے عزیزوں سے جدائی،اپنے کاروبار کا نقصان ، اپنے مال کا خرچ ، اور سفر کی تکلیفیں گوارا کر کے حج یا عمرہ کو نکلتا ہے،اس کا نکلنا خود اس بات کی دلیل ہے کہ اس کے اندر خوفِ خدا اور محبتِ خدا بھی ہے اور فرض کا احساس بھی،اور اس میں یہ طاقت بھی موجود ہے کہ اگر کسی وقت خدا کی راہ میں نکلنے کی ضرورت پیش آئے تو وہ نکل سکتا ہے، تکلیفیں اٹھا سکتا ہے،اپنے مال اور اپنی راحت کو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی پر قربان کر سکتا ہے۔

نیکی اور تقویٰ کی رغبت:

پھر جب وہ ایسے پاک ارادے سے سفر کے لیے تیار ہوتا ہے تو اس کی طبیعت کا حال کچھ اور ہی ہوتا ہے۔ جس دل میں خدا کی محبت کا شوق بھڑک اٹھا ہو اور جس کو اُدھر کی لو لگ گئی ہو اسے پھر نیک ہی نیک خیال آنے شروع ہو جاتے ہیں، وہ گناہوں سے توبہ کرتا ہے اور لوگوں سے اپنا کہاسنا بخشواتا ہے۔ کسی کا حق اس پر آتا ہو تو اسے ادا کرنے کی فکر کرتا ہے تاکہ خدا کے دربار میں بندوں کے حقوق کا بوجھ لادے ہوئے نہ جائے۔ برائی سے اس کے دل کو نفرت ہونے لگتی ہے اور قدرتی طور پر بھلائی کی طرف رغبت بڑھ جاتی ہے۔ پھر سفر کے لیے نکلنے کے ساتھ ہی جتنا جتنا وہ خدا کے گھر کی طرف بڑھتا چلا جاتا ہے، اتنا ہی اس کے اندر نیکی کا جذبہ بھی بڑھتا چلا جاتا ہے۔

اس کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ کسی کو اس سے اذیت نہ پہنچے اور جس کی جتنی خدمت یا مدد ہو سکے کرے۔ بدکلامی و بیہودگی، بے حیائی، بددیانتی اور جھگڑا فساد کرنے سے خود اس کی اپنی طبیعت اندر سے رکتی ہے کیونکہ وہ خدا کے راستے میں جارہا ہے۔ حرمِ الٰہی کا مسافر ہو اور پھر برے کام کرتا ہوا جائے، ایسی شرم کی بات اس سے کیسے ہو؟ اس کا تو یہ سفر پورے کا پورا عبادت ہے، اس عبادت کی حالت میں ظلم اور فسق کا کیا کام؟ پس دوسرے تمام سفروں کے برعکس یہ ایسا سفر ہے جو ہر دم آدمی کے نفس کو پاک کرتا رہتا ہے، اور یوں سمجھو کہ یہ ایک بہت بڑا اصلاحی کورس ہے جس سے لازماً ہر اس مسلمان کو گزرنا ہوتا ہے جو حج یا عمرے کے لیے جائے۔

اجتماعیت کی اہمیت:

امت مسلمہ کو حج و عمرہ کے لیے چار دانگ عالم سے بھاری اخراجات اور اسفار کر کے حج یا عمرہ کے لیے آنا پڑتا ہے۔اس کا ظاہری تقاضا یہ سمجھ میں آتا ہے کہ حج فرض ہی نہ کیا جاتا،اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت بالغہ کے تحت ہم پر جو حج فرض کیا ہے اس میں بڑی حکمت اجتماعیت، مسلمانوں کے مابین ہم آہنگی اور اتحاد واتفاق کا درس دینا ہے۔ امت مسلمہ رنگ و نسل اور لسان و قومیت سے بہت بالا رشتے میں جڑی ہوئی ہے، جسم کی طرح کہ ایک عضو کی تکلیف دوسرے عضو کو بلبلانے پر مجبور کر دیتی ہے۔یہی درد اور فکر حرمین کی حاضری کی ایک حکمت اور مقصد ہے۔لہٰذا یہی اجتماعی فکر اور امت مسلمہ کا درد ساتھ لانا چاہیے۔

ایک اہم بات:

اللہ تعالیٰ آپ کو عمرہ (مقبولہ) نصیب فرمائے۔ حرمین کی سفر کی سعادت عام طور پر زندگی میں ایک آدھ بار ہی حاصل ہوتی ہے۔ نیز اس پر اخراجات بھی کافی آتے ہیں جن کا بار بار مہیا کرنا بھی ہر ایک کے بس میں نہیں ہوتا۔لہٰذا اسے بہترین اور صحیح انداز میں ادا کرنے کی خواہش ایک فطری امر ہے لیکن افسوس کہ عام طور پر لوگ اس میں کوتاہی کرتے ہیں۔

بہت سے دیگر معاملات مثلاً شادی، گھر یا کسی قیمتی آلے کی خریداری، اپنے لیے کسی تعلیمی شعبے کا انتخاب وغیرہ بھی عمرہ کی طرح ایسے ہی معاملات ہیں جن میں پیسہ بھی لگتا ہے اور زندگی میں اس قسم کا فیصلہ بھی ایک آدھ بار ہی کیا جاتا

ہے۔اس قسم کے تمام معاملات میں ہم فوری عمل نہیں کرتے بلکہ بڑے پیمانے پر مشاورت، متعلقہ ماہرین سے رہنمائی اور قلبی اطمینان کا انتظار کرتے ہیں۔ لیکن حج وعمرہ جو اہل ایمان کے لیے ان سے کہیں زیادہ اہم اور حساس معاملہ ہے، اس کے لئے منصوبہ بندی اور محنت سے نجانے ہم کیوں گھبراتے ہیں؟ دیکھیے! حج یا عمرے کی منظوری کا پتہ تو کئی دن پہلے چل جاتا ہے۔ اگر اس وقت سے ہم حج یا عمرے کی بہتر ادائیگی کے لیے کچھ وقت روزانہ کی بنیاد پر نکال لیں اور اس میں کچھ سیکھ لیں تو کیا یہ بہتر نہ ہوگا؟

اسی طرح آج کل عمرہ، حج اور حرمین شریفین کا سفر سیر و تفریح کی شکل اختیار کر چکا ہے۔ روحانیت کا عنصر لوگوں کے ذہن سے نکل چکا ہے۔ زیادہ تر لوگ نام ونمود اور رشتہ داروں اور ہمسائیوں کے پاس جانے یا زیادہ اوقات بازاروں میں شاپنگ یا ویسے بازار میں گھومنے پھرنے میں ضائع کرتے ہیں۔

حتیٰ کہ حرم کے اندر بھی عبادت کی طرف اتنا دھیان نہیں دیتے بلکہ اللہ تعالیٰ کے اس عظیم گھر میں بھی عبادت کی بجائے تصویر کشی، ویڈیو اور موبائل سے فارغ نہیں ہوتے۔ طواف کے دوران بھی اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ، عاجزی کرنے اور اللہ تعالیٰ سے اسی بہترین جگہ میں مانگنے اور اپنی گناہوں کو معاف کرنے کی بجائے ویڈیو بنانے جیسے فضول کاموں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے غیظ وغضب کو دعوت دیتے ہیں۔ لہذا ان تمام بے مقصد اور بے فائدہ کاموں سے اپنے آپ کو اور اپنے متعلقین کو روکنا چاہیئے۔

کرنے کے کام:

اس بات کا اہتمام کرنا چاہیئے کہ عمرہ سنت کے مطابق ادا ہو۔

اتنا علم حاصل کر کے جائے کہ عمرہ بے تکلف ادا ہو سکے۔ موقع پر کتابیں دیکھ دیکھ کر اور پوچھ پوچھ کر کرنا پڑا تو کیا مزا ہے؟

اوقات غیر مقصود یا بے مقصد کاموں میں ضائع نہ کریں۔

عبادات (تلاوت، ذکر، نوافل، طواف، درود شریف وغیرہ) دل جمعی اور شوق وذوق سے کرنے کی کوشش کریں۔

جس سے دلی کیفیات پیدا ہوں اور حرم کی روحانیت محسوس ہو سکے۔

دل میں انقلابی تبدیلی محسوس ہو اور عشق الٰہی کا ایسا خمار چڑھے کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ناگوار ہو۔

یومیہ معمولات ترتیب دیں:

صبح وشام کی مسنون دعاؤں کی پابندی کریں۔

اسلام نے دین و دنیا کے ہر کام کے موقع پر دعاؤں اور اذکار کی تعلیم دے کر بندے کا رب سے رشتہ قائم رکھا ہے۔ انہیں مانگنے کا اہتمام کیجئے۔ ان کو سمجھ کر مانگنے والا کبھی بھی اللہ تعالیٰ سے غافل نہیں رہ سکتا۔ آج ہی سے ان کا معمول بنالیں تاکہ عمرہ کے دنوں میں سستی نہ ہو اور ایک لمحہ بھی ذکر باری تعالیٰ کے بغیر نہ گزرے۔

نوافل و ذکر و تلاوت کا اہتمام:

آج ہی سے اشراق، چاشت، مغرب کے بعد کے نفل، تہجد اور فرض نماز کی سنن مؤکدہ اور غیر مؤکدہ کا خصوصی اہتمام شروع کر دیجئے تاکہ عمرہ کے دنوں میں عبادت کرنا آسان ہو۔ نیز اپنی ہمت کے مطابق قرآن کریم کی یومیہ تلاوت کا معمول بنائیں جسے دن بدن بڑھاتے جائیں تاکہ تلاوت میں دل لگے اور رفتار میں بھی خاطر خواہ اضافہ ہو۔ قرآن پاک کا ایک ختم حرمِ مکی میں اور ایک حرم مدنی میں کرنے کا اہتمام کریں ورنہ اس تمام سفر میں کم از کم ایک ختم تو کرنا چاہیے۔ اسی طرح دیگر عبادات مثلاً کلمہ کا ذکر، درود شریف اور استغفار کی تعداد مقرر کر کے ان کا بھی معمول بنائیں تاکہ عمرہ کے دنوں میں ان کا کرنا نفس کو ناگوار نہ رہے۔ خصوصاً صبح شام تین مسنون تسبیحات (استغفار، درود شریف اور تیسرا کلمہ) کی پابندی ضروری ہے۔ وقت کو قیمتی بنانے کے لئے مسجد میں تلاوت کیا کریں اور جب باہر نکلیں تو تسبیح ہاتھ میں رکھ لیں۔ وقت کی حفاظت کے لیے تسبیح بہت کام دیتی ہے۔ یہ انسان کو ذکر کی یاد دلاتی رہتی ہے اور آدمی کی زبان چلتی رہتی ہے۔

اہم معلومات محفوظ رکھیں:

اہم فون نمبر زیاد کر لیں، موبائل فون پر بھروسہ نہ کریں، بعض دفعہ موبائل آگے پیچھے ہو جانے سے بہت مشکل ہوتی ہے۔ اسی طرح رہائش گاہ، اہم جگہوں، حرم کے دروازوں، آس پاس کے محلوں کے راستے کے نام خود بھی یاد رکھیں اور اپنی خواتین کو بھی یاد کرا دیں۔ یہ نہ ہو کہ سارا سفر ایک دوسرے کو ڈھونڈتے ہوئے گزر جائے۔

احرام اوراس کی شرائط:

حرمین کے سفر میں ایک خاص حد جس کو میقات کہتے ہیں ایسی آتی ہے جس سے کوئی مسلمان جو مکہ جانا چاہتا ہو، احرام باندھے بغیر آگے نہیں بڑھ سکتا۔ اس لیے اس جگہ سے پہلے پہلے احرام باندھنا چاہیے۔ یہ احرام کیا ہے؟ ایک فقیرانہ لباس، جس میں ایک تہ بند، ایک چادر اور جوتی کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اب تک جو کچھ تم تھے سو تھے، مگر اب جو تمہیں خدا کے دربار میں جانا ہے تو فقیر بن کر چلو۔ ظاہر میں بھی فقیر بنو اور دل کے فقیر بھی بننے کی کوشش کرو۔ رنگین کپڑے اور آرائش کے لباس اتارو۔ سادہ اور درویشانہ طرز کا لباس پہن لو۔ موزے نہ پہنو۔ سر کھلا رکھو۔ خوشبو نہ لگاؤ۔ بال نہ بناؤ۔ ہر قسم کی زینت سے پرہیز کرو۔ خصوصی ازدواجی تعلق بند کردو، بلکہ ایسی حرکات و سکنات اور ایسی باتوں سے بھی پرہیز کرو جو اس تعلق کا شوق یا اس کی یاد دلانے والی ہوں۔ شکار نہ کرو، بلکہ شکاری کو شکار کا نشان دینے یا اس کا پتہ بتانے سے بھی اجتناب کرو۔ ظاہر میں جب یہ رنگ اختیار کروگے تو باطن پر بھی اس کا اثر پڑے گا۔ اندر سے تمہارا دل بھی فقیر بنے گا، کبر و غرور نکلے گا، مسکینی اور امن پسندی پیدا ہوگی، دنیا اور اس کی لذتوں میں پھنسنے سے جو کچھ آلائشیں تمہاری روح کو لگ گئی تھیں وہ صاف ہوں گی اور خدا پرستی کی کیفیت تمہارے اوپر بھی طاری ہوگی اور اندر بھی۔

فکرآخرت:

حج یا عمرے کے لیے کفن جیسی دو چادروں کی پابندی، خوشبو اور بال و ناخن تراشنے جیسی طبعی حاجات کی ممانعت اور سفر کی وجہ سے اس کی مشابہت بڑی حد تک سفر آخرت سے ہو جاتی ہے۔ اس تمثیل سے معلوم ہوا کہ سفر حج سے ایک بڑا مقصد فکر آخرت کا حصول بھی ہے۔

تلبیہ:

احرام باندھنے کے ساتھ جو کلمات حاجی یا عمرہ کرنے والے کی زبان سے نکلتے ہیں، جن کو وہ ہر نماز کے بعد، اور ہر بلندی پر چڑھتے وقت، اور ہر پستی کی طرف اترتے وقت، اور ہر قافلے سے ملتے وقت حالت احرام میں اور ہر روز صبح نیند سے بیدار ہو کر بلند آواز سے پکارتا ہے، وہ یہ ہیں:

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ ط لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ ط اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ ط لَا شَرِیْکَ لَکَ ط

"حاضر ہوں، میرے اللہ! میں حاضر ہوں، حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، یقیناً تعریف سب تیرے ہی لیے ہے۔ نعمت سب تیری ہے اور ساری بادشاہی تیری ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں"

غرض یہ بار بار کی صدا احرام کے اس فقیرانہ لباس، سفر کی اس حالت، اور منزل بمنزل کعبہ کے قریب تر ہوتے جانے کی اس کیفیت کے ساتھ مل کر کچھ ایسا سماں باندھ دیتی ہے کہ حاجی عشقِ الٰہی میں از خود رفتہ ہو جاتا ہے اور اس کے دل کی یہ حالت ہوتی ہے کہ بس ایک یادِ دوست کے سوا

"آگ اس گھر میں لگی ایسی کہ جو تھا جل گیا"۔

عمرے کا اجمالی خاکہ

عمرہ کے چار اعمال: عمرہ مندرجہ ذیل چار مخصوص اعمال کا نام ہے

☆ احرام

☆ طواف

☆ سعی

☆ حلق یا قصر

عمرہ کے ممنوع ایام:

سال بھر میں صرف پانچ دن ہیں جن میں عمرہ ممنوع ہے یعنی ۹ ذی الحجہ سے ۱۳ ذی الحجہ تک۔ یہ دن حج کے لیے مخصوص ہیں، ان میں عمرہ نہیں ہوتا۔ ان کے علاوہ سال بھر عمرہ کرنا جائز ہے۔

عمرے کی ابتداء اور انتہا:

عمرے کی ابتداء احرام سے اور اختتام حلق پر ہوتا ہے۔ یہ گویا ایسے ہے جیسے نماز کی ابتداء تکبیر تحریمہ سے اور انتہاء سلام پھیرنے سے ہوتی ہے۔

نماز کی نیت کر کے تکبیر پڑھنے سے نماز کی ممنوع چیزیں مثلاً بات چیت، کھانا پینا وغیرہ بند ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح عمرہ کا احرام باندھتے ہوئے نیت کرتے ہی انسان پر سات چیزیں ممنوع ہو جاتی ہیں جبکہ عمرہ ختم کرنے کے بعد حلق یا قصر کرنے سے یہ پابندیاں ختم ہو جاتی ہیں۔

عمرے کے سات ممنوع کام :

عمرہ میں سات چیزیں ممنوع ہیں۔انہیں ’’جنایت ‘‘ یعنی جرم کہتے ہیں۔ان کاارتکاب کرنے سے ’’دم ‘‘ یعنی جرمانہ لازم ہو جاتا ہے۔وہ سات چیزیں یہ ہیں:

۱۔ ناخن تراشنا

۲۔ جسم کے کسی حصے کے بال توڑنا، حجامت بنانا۔اضافی بالوں کو ختم کرنا بھی منع ہے۔ سراور داڑھی کے بال اور مونچھ کے بال لینا بھی منع ہے۔

۳۔ خوشبو لگانا، یاایسی چیز استعمال کرنا جس میں خوشبو لگی ہوئی ہو۔

۴۔ مرد کے لئے چہرہ یا سر ڈھانکنا دونوں منع ہیں۔ عورت کے لیے چہرہ کو ایسے نقاب سے ڈھانکنا منع ہے جو چہرے سے لگے۔البتہ ان کے لیے چہرے کا پردہ لازم ہے۔اس کے لیے چھجے والی ٹوپی یا نقاب استعمال کرے تاکہ نقاب چہرے کو نہ لگے۔اس چھجے والی ٹوپی میں ان دونوں باتوں پر عمل ہو جاتا ہے جو شریعت نے عورت کے لیے لازم قرار دی ہیں۔عورت کے لیے شریعت کے دو حکم ہیں :

☆ ایک یہ کہ غیر محرموں کے سامنے چہرہ نہیں کھول سکتی۔اس کے چہرے کو یاتو ’’اللہ رب العزت ‘‘ دیکھ سکتا ہے جو اس کا خالق ہے یا پھر جس کو اس خالق نے اجازت دی ہو یعنی اس کا شوہر یااس کے محرم مرد، وہ دیکھ سکتے ہیں۔ ان کے علاوہ کوئی نہیں دیکھ سکتا۔ایک پابندی تو یہ ہے۔ پردے کی یہ پابندی یہاں بھی ہے اور حرمین میں تو یہ اور ضروری اور لازمی ہو جاتی ہے، کیونکہ جیسے وہاں کی نیکی کا ثواب زیادہ ہے، اسی طرح وہاں کے گناہ کا عذاب بھی زیادہ ہے۔

☆ دوسری پابندی یہ ہے کہ احرام کی حالت میں چہرہ ڈھانکو، لیکن ایسی چیز سے جو چہرے کو نہ لگے۔ اب چہرہ ڈھانکنا بھی ہے اور نقاب کو چہرے سے لگنے، چھونے سے روکنا بھی ہے۔ اس کا حل چھجے والا نقاب ہے کہ نقاب چہرے کو نہ لگے، لیکن غیر محرم سے چہرے کو چھپالے۔

۵۔ مرد کے لیے سلے ہوئے کپڑے پہننا۔ قمیص، شلوار، زیر جامہ وغیرہ۔ دستانے یا موزے پہننا بھی منع ہے جبکہ عورت سلے ہوئے کپڑے، جرابیں اور دستانے پہن سکتی ہے۔

۶۔ مرد کے لیے ایسی چپل بھی ممنوع ہے جو پیر کے بیچ میں ابھری ہوئی ہڈی کو ڈھانکے۔ یا تو قینچی چپل ہو یا ایسی پتی والی چپل ہو کہ چپل پاؤں سے تو اٹکی رہے، لیکن پاؤں کی پشت (یعنی اوپر والے حصے) کے بیچ میں ابھری ہوئی ہڈی کو نہ چھپائے جبکہ عورت کے لیے ہر قسم کے جوتے پہننا جائز ہے۔

۷۔ شہوت کی کوئی بات یا کام کرنا۔

الغرض یہ سات چیزیں ممنوع ہیں۔

خلاف ورزی کا جرمانہ اور کفارہ:

اگر خدانخواستہ ان ممنوع چیزوں میں سے کسی کا ارتکاب کیا تو دم لازم آئے گا۔ چھوٹا جانور یا بڑے جانور کا ساتواں حصہ۔ اس کو ''دم'' کہتے ہیں۔ جرم ہلکا ہو تو دم کے بجائے صدقہ دے سکتے ہیں۔ ہلکے اور سخت جرم کی تفصیل کے لیے ضرورت کے وقت علمائے کرام اور مفتیانِ عظام سے رجوع کریں۔

عمرے کا تفصیلی طریقہ

عمرہ قدم بہ قدم

احرام کی تیاری:

بال درستگی، غیر ضروری بالوں کی صفائی، ناخن کاٹنے کے بعد احرام کی نیت سے غسل ورنہ وضو کرلیں۔

احرام باندھنا: ایک سفید چادر بطور تہہ بند باندھ لیں۔ دوسری چادر اوڑھ لیں (دونوں بازو ڈھکے ہوئے ہوں) اس وقت کنگھا کرنا، بدن پر ہلکا سا عطر لگانا سنت ہے۔ (عورتیں اپنے کپڑوں ہی میں احرام کی نیت کریں گی)

نفل نماز: اب سر ڈھانک کر دو رکعت نفل پڑھیں۔

(اگر نماز کا مکروہ وقت ہو تو نفل چھوڑ دیں)

نیت: مرد سر ننگا کر کے (اور عورتیں سر ڈھک کر) نیت کریں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْ ھَا لِیْ وَ تَقَبَّلْھَا مِنِّیْ

”اے اللہ میں آپ کی رضا کیلئے عمرہ کا ارادہ کرتا ہوں، آپ اسے میرے لئے آسان فرمادیجئے اور قبول فرمالیجئے“۔

تلبیہ: نیت کرتے ہی مرد ذرا بلند آواز سے اور عورتیں آہستہ آواز سے تین بار یہ پڑھیں: لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ ط لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ ط اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ ط لَا شَرِیْکَ لَکَ ط

دعا: اس کے بعد درود شریف پڑھیں، پھر یہ دعا مانگیں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ رِضَاکَ وَالْجَنَّۃَ ط وَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ غَضَبِکَ وَالنَّارِ ط

"اے اللہ میں آپ سے آپ کی رضا اور جنت مانگتا ہوں اور آپ کی ناراضگی اور جہنم سے آپ ہی کی پناہ چاہتا ہوں۔"

اس کے بعد اور جو دعائیں چاہیں مانگیں۔

احرام کی پابندیاں:

تلبیہ پڑھتے ہی آپ پر احرام کی پابندیاں شروع ہو گئیں۔

اب مرد حضرات سلے ہوئے کپڑے نہیں پہن سکتے، ایسا جوتا نہیں پہن سکتے جو پاؤں کی پشت پر ابھری ہوئی ہڈی کو ڈھانکنے والا ہو، البتہ خواتین سلے ہوئے کپڑے بدستور پہنے رکھیں، ہر قسم کی چپل بھی پہن سکتی ہیں۔

خواتین و حضرات دونوں بال نہیں کاٹ سکتے، ناخن نہیں تراش سکتے، خوشبو نہیں لگا سکتے، ہمبستری نہیں کر سکتے، شکار نہیں کر سکتے حتی کہ اپنے بدن کی جوئیں بھی نہیں مار سکتے۔

دوران سفر: زیادہ سے زیادہ تلبیہ پڑھتے رہیں کیونکہ یہی حاجی اور معتمر کا ترانہ ہے۔

مکہ مکرمہ:

ذوق و شوق، عظمت و محبت اور عاجزی کے ساتھ لبیک پڑھتے ہوئے اور دعائیں مانگتے ہوئے مکہ مکرمہ داخل ہوں۔

حرم شریف میں حاضری:

اپنے ہوٹل پہنچ کر اپنا سامان وغیرہ کمرے میں رکھ کر تھوڑا آرام کے بعد وضو کرکے حرم میں جائیں۔ پہلے سیدھا پاؤں اندر رکھیں اور یہ دعا پڑھیں:

بِسۡمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوۡلِ اللّٰهِ ط اَللّٰهُمَّ افۡتَحۡ لِيۡ اَبۡوَابَ رَحۡمَتِكَ ط

اعتکاف کی نیت:

پھر یہ کہیں: "اے اللہ! میں جتنی دیر اس مسجد میں رہوں اتنی دیر کے لئے اعتکاف کی نیت کرتا ہوں"۔

خانہ کعبہ پر پہلی نظر:

بیت اللہ پر نظر پڑتے ہی یہ کہیں:

اَللّٰهُ اَكۡبَرُ۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكۡبَرُ ط

پھر راستے سے ہٹ کر دونوں ہاتھ اٹھا کر خوب دعائیں مانگیں کیونکہ یہ دعا کی قبولیت کا خاص موقع ہے۔

طواف کی تیاری:

باوضو ہونا ضروری ہے۔ تلبیہ پڑھنا بند کر دیں۔ تحیۃ المسجد نہیں پڑھنی چاہیے بلکہ مسجد حرام کا تحیۃ المسجد طواف ہی ہے۔

طواف کی نیت:

صرف مرد حضرات اضطباع کر لیں (یعنی چادر کو دائیں بغل سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالیے اور دایاں کندھا کھلا رہنے دیجئے)۔ اب حجر اسود کی سیدھ میں اور خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے دل میں نیت کریں:

"اے اللہ! میں آپ کی رضا کیلئے عمرہ کے طواف کی نیت کرتا ہوں آپ اس کو میرے لئے آسان فرما دیجئے اور قبول فرما لیجئے"

استلام:

اب دو تین قدم آگے بڑھ کر حجر اسود کے بالکل بالمقابل سامنے آئیں اور دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر یہ کہیں: بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ط اور ہاتھ چھوڑ دیں۔ پھر اسی جگہ کھڑے کھڑے دوبارہ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ط کہتے ہوئے حجر اسود کا استلام کریں یعنی اگر کسی کو ایذاء پہنچائے بغیر ممکن ہو تو حجر اسود پر اپنے دونوں ہاتھ رکھ کر حجر اسود کو بوسہ دیجئے اور اگر بوسہ ممکن نہ ہو تو پھر دور سے استلام کا اشارہ کر کے اپنی ہتھیلیوں کو چوم لیں۔

طواف شروع:

اسی جگہ پر کھڑے کھڑے ہی اس طرح رخ تبدیل کریں کہ کعبہ شریف آپ کے بائیں طرف ہو جائے اور طواف شروع کر دیں۔

تنبیہ:

حجر اسود کے استلام یا اشارہ کے سوا، دوران طواف خانہ کعبہ کی طرف سینہ یا پشت کرنا جائز نہیں، اس کا خصوصی خیال رکھیں۔

رمل:

مرد حضرات طواف کے سات چکروں میں سے پہلے تین چکروں میں رمل کریں۔

یعنی اکڑ کر شانے ہلاتے ہوئے قریب قریب قدم رکھ کر پہلوانوں کی طرح ذرا تیزی سے چلیئے۔

باقی چار چکروں میں حسب معمول عام رفتار سے چلیں۔ خواتین تمام چکروں میں عام رفتار سے چلیں۔

طواف کی دعائیں:

نبی اکرم ﷺ سے یہ تین دعائیں طواف میں مانگنی منقول ہیں:

☆ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

☆ اَللّٰھُمَّ اِنِّیٓ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ۔

☆ اَللّٰھُمَّ اِنِّیٓ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَاقَۃِ وَمَوَاقِفِ الْخِزْیِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ۔

اگر کوئی دعا بھی یاد نہ ہو تو

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ط

پڑھتے رہیں۔(اگر کوئی طواف میں خاموش بھی رہے تب بھی طواف ہو جاتا ہے یا جو بھی دعا یاد ہو یا جس میں دل لگے، نیز اپنی زبان میں بھی دعا مانگ سکتے ہیں)۔

استلام یا اشارہ:

اسی طرح چلتے چلتے جب آپ دوبارہ حجر اسود کی سیدھ پر پہنچیں گے تو ایک چکر پورا ہوگا۔ ہر چکر کے اختتام پر جب حجر اسود پر پہنچیں تو بغیر ایذاء کے اگر ممکن ہو تو حجر اسود کو بوسہ دیں ورنہ دور سے ہاتھوں کا اشارہ کر کے ہاتھ چوم لیں پھر سات چکر پورے ہونے پر پھر ایک مرتبہ آخر میں بھی استلام یا اشارہ کریں، اس حساب سے طواف میں کل آٹھ مرتبہ حجر اسود کا استلام یا اشارہ ہوتا ہے۔

طواف ختم:

سات چکر پورے ہونے اور استلام کا اشارہ کرنے سے طواف ختم کر دیں۔

اضطباع ختم:

اب اضطباع ختم کردیں یعنی دونوں کندھے ڈھک لیں۔

دو رکعت نماز:

مقام ابراہیم علیہ السلام پر (ورنہ جہاں آسانی سے جگہ ملے) طواف کے بعد کی دو رکعت واجب نماز ادا کریں اور پھر دعا کریں۔

ملتزم:

اب ملتزم (بیت اللہ کی دیوار کا وہ حصہ جو حجر اسود اور بیت اللہ کے دروازے کے درمیان ہے) پر آکر خوب گڑگڑا کر دعا مانگنے کے لیے آنا افضل ہے۔ لیکن چونکہ آج کل وہاں خوشبو لگی ہوتی ہے اس لئے احرام کی حالت میں وہاں نہ جائیں یا پھر اپنے بدن اور کپڑوں کو اس خوشبو سے بچائے رکھیں اور اس سے کچھ دور رہ کر دعا کریں۔

آب زمزم:

ملتزم پر دعا کرنے کے بعد زمزم پر آئیں اور قبلہ رخ کھڑے ہو کر بسم اللہ پڑھ کر سیدھے ہاتھ سے زمزم پیجیئے اور یہ دعا مانگئے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَّرِزْقًا وَاسِعًا وَّ شِفَآءً مِّنْ کُلِّ دَآءٍ

آخری استلام:

اب سعی کے لیے روانہ ہوتے وقت ایک بار پھر حجر اسود کی سیدھ میں کھڑے ہو کر حجر اسود کا استلام کریں یہ نواں استلام ہو جائے گا اور پھر صفا پہاڑی کی طرف چلیں

سعی شروع: صفا پر سعی کی نیت دل ہی دل میں کریں:

اے اللہ میں آپ کی رضا کی خاطر صفا اور مروہ کے درمیان سعی کا ارادہ کرتا ہوں آپ اس کو میرے لئے آسان فرما دیجئے اور قبول فرمالیجئے۔

صفا پر اتنا چڑھیے کہ بیت اللہ نظر آسکے، ہجوم یا ستونوں کی وجہ سے بیت اللہ نظر نہ آئے تو کوئی حرج نہیں۔

پھر اللہ کی حمد و ثناء بیان کر کے ہاتھ اٹھا کر خانہ کعبہ کی طرف رخ کر کے خوب دعائیں مانگیں۔ باوضو سعی کرنا سنت ہے۔

مروہ کی طرف روانگی:

دعا کر کے صفا سے اتر کر مروہ کی طرف چلیں۔ سبز ستونوں/لائٹوں (میلین اخضرین) کے درمیان مرد دوڑ کر چلیں جبکہ عورتیں اپنی عام رفتار سے چلیں۔

صفا اور مروہ کے درمیان مانگنے کے لئے ایک مسنون دعا:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ وَارْحَمْ اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ ط

مروہ پہنچ کر:

یہاں بھی قبلہ رخ ہو کر اسی طرح دعائیں کریں جیسا کہ صفا پر کی تھیں۔ یہ سعی کا ایک چکر مکمل ہو گیا۔ اسی طرح سات چکر پورے کیجئے اور ہر چکر میں جب صفا یا مروہ پر پہنچیں تو اسی طرح ہاتھ اٹھا کر قبلہ رخ ہو کر دعائیں مانگیں اور ہر چکر میں میلین اخضرین کے درمیان مرد ہلکا ہلکا دوڑیں۔

سعی ختم:

ساتواں چکر مروہ پر ختم ہو گیا، سعی پوری ہو گئی۔ قبلہ رخ ہو کر ہاتھ اٹھا کر دعا کریں۔

حلق یا قصر:

عمرہ کا آخری کام (مرد) پورے سر کے بال منڈوائیں یا کٹوائیں، اور عورتیں سر کے بال انگلی کے پورے کی لمبائی سے کچھ زیادہ کتروائیں۔ مرد حضرات حنفی مسلک والے صرف چند بال کتروانے سے اجتناب کریں ورنہ دم واجب ہوگا اور ساتھ سر منڈواتے وقت احتیاط کریں، خوشبودار صابن یا شیمپو وغیرہ سر پر نہ لگے۔

مسئلہ: احرام سے حلال ہونے کے لیے مُحرم کا اپنے سر کے بال خود مونڈ لینا یا کتر لینا بھی جائز ہے اور دوسرے محرم کا احرام ختم کرنے کے لیے اُس کے سر کے بال مونڈ لینا اور کترنا بھی جائز ہے۔

البتہ عورت کو اپنے بال کسی نامحرم مرد سے کٹوانا ناجائز ہے۔

عمرہ مکمل:

الحمد اللہ آپ کا عمرہ مکمل ہو گیا، احرام کی ساری پابندیاں ختم ہو گئیں۔ اللہ تعالیٰ بے انتہا قبول فرمائے۔آمین

اگر نماز کا وقت نہ ہو تو اب اپنی رہائش گاہ پر جا کر نہا دھو کر کپڑے تبدیل کریں، کچھ کھانا پینا چاہتے ہیں یا آرام کرنا تو کریں۔ مکہ مکرمہ میں قیام کے دوران اپنے سلے ہوئے کپڑوں میں پنجگانہ باجماعت کے لیے پابندی کے لیے حرم شریف میں آیا کریں اور زیادہ وقت نفلی طواف، ذکر و تلاوت و عبادت میں لگایا کریں۔

نفلی طواف:

حرم پاک میں سب سے بہتر عبادت طواف ہے۔ یہ ایسی عبادت ہے جو کہیں اور نصیب نہیں ہوتی۔ لہٰذا بازاروں میں فضول گھومنے اور وقت ضائع کرنے کی بجائے حرم مکہ میں قیام کے دوران حسب استطاعت زیادہ سے زیادہ نفلی طواف

کرنے کی کوشش کرنا چاہیے۔اپنے سلے ہوئے کپڑوں میں نماز سے پہلے یا بعد میں جو وقت میسر ہو طواف کریں۔ طریقہ وہی ہے جو سات چکر لگا کر مقام ابراہیم کی سیدھ میں دو رکعت نفل پڑھ کر زمزم پئیں۔ بس طواف مکمل ہو گیا۔اس نفلی طواف میں نہ اضطباع ہے اور نہ رمل اور نہ نفلی طواف کے بعد سعی ہو گی۔اور جو وقت طواف سے بچے اس میں نوافل اور ذکر و تلاوت میں مشغول رہنا چاہیے۔

مکہ معظمہ کے چند مقامات

مکہ معظمہ میں بہت سے مقامات ایسے ہیں جن سے نبی کریم ﷺ کی سیرت کے اہم واقعات وابستہ ہیں۔ان مقامات کی زیارت حج وعمرہ کا حصہ تو نہیں ہے، لیکن وہاں جاکر سیرت کے وہ واقعات یاد کرنے سے ایمان تازہ ہوتا ہے، اس لئے اگر مکہ مکرمہ میں رہتے ہوئے بآسانی موقع ملے اور ہمت اور طاقت بھی ہو توان مقامات پر جانا اور زیارت کرنا اچھا ہے، اور ان مقامات پر اللہ تعالیٰ کی رحمت سے قبولیتِ دعاء کی بھی امید ہے، لیکن یہ زیارت ضروری ہر گز نہیں، بلکہ مسنون یا مستحب بھی نہیں۔ شرعاان مقامات کی زیارت کا کوئی ثواب منقول نہیں،اگر کوئی بالکل نہ جائے تواس کے حج یا عمرہ میں کچھ خلل نہیں آتا بلکہ زیادہ فکر حرم شریف کی حاضری کی ہونی چاہیے، کیونکہ اصل زیارت گاہ وہی ہے اور زیادہ سے زیادہ وقت طواف میں صرف کرنا چاہیے، کیونکہ وہاں کی سب سے افضل عبادت یہی ہے۔

تاہم اگر کوئی سیر و تفریح کی نیت سے نہیں، ایمان تازہ کرنے کی نیت سے ان مقامات کی زیارت کرے تو کوئی حرج نہیں بلکہ بہتر ہی ہے۔ چند اہم مقامات مندرجہ ذیل ہیں:

غارِ حرا:

جہاں قرآن کریم کی پہلی وحی اور سورۂ علق کی ابتدائی آیات اتریں۔

غارِ ثور:

جہاں ہجرت کے وقت رسول کریم ﷺ تین دن قیام پذیر ہوئے تھے۔

مسجد الجن:

جہاں نبی کریم ﷺ نے جنات کو تبلیغ فرمائی تھی۔

مسجد الرائیۃ:

جہاں نبی اکرم ﷺ نے فتح مکہ کے دن جھنڈا گاڑا تھا۔

مسجد بلال رضی اللہ عنہ:

یہ جبل ابو قبیس کے اوپر ہے۔ وہاں ایک قول کے مطابق چاند کے دو ٹکڑے ہونے کا معجزہ ظاہر ہوا تھا۔

مولد النبی ﷺ:

محلہ مولد النبی میں نبی اقدس ﷺ کے پیدا ہونے کی جگہ۔ آج کل اُس جگہ پر دینی کتابوں کی لائبریری ہے۔

جنتِ معلی:

مکہ مکرمہ کا قبرستان، جہاں ام المؤمنین سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سمیت بہت سے حضرات صحابہ و اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اکابر امت دفن ہیں۔

زیارت مدینہ منورہ

مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ دونوں حرم ہیں۔ جمہور علماء کرام کے نزدیک مکہ مکرمہ کے حرم ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس میں شکار کرنا اور حرم کی گھاس، پودے، درخت کاٹنا منع ہے۔ اگر کوئی یہ ممنوع کام کرے تو اس پر جزاء لازم ہو گی۔ جس کی تفصیل کے لیے علماء سے رجوع کرنا چاہیے۔ جبکہ مدینہ منورہ کے حرم ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس جگہ کی ہم پر توقیر، تکریم اور تعظیم واجب ہے کیونکہ یہ زندگی میں نبی کریم ﷺ کا مسکن تھا اور وفات کے بعد یہ آپ ﷺ کا مدفن ہے۔

اگرچہ مدینہ منورہ جانا حج کا حصہ نہیں اور نہ یہ لوازمات حج و عمرہ میں سے ہے لیکن یہاں جانا وفاداروں کی علامت ہے۔ یہ وفا شعاری کے خلاف ہے کہ ایک آدمی حج و عمرہ کے لیے چلا جائے اور اپنے محبوب رسول ﷺ کی مسجد اور روضہ اقدس پر حاضر نہ ہو۔ اس اعتبار سے حج یا عمرہ کے بعد اب اس سفر میں سب سے افضل اور سب سے بڑی سعادت سید الانبیاء رحمۃ للعالمین ﷺ کی مسجد اور روضۂ اقدس کی زیارت ہے۔ رسولِ اکرم ﷺ کی محبت و عظمت وہ چیز ہے جس کے بغیر ایمان ہی درست نہیں ہوتا۔ اس کا تقاضا فطری طور پر بھی ہونا چاہیے کہ دیارِ مقدس میں پہنچنے کے بعد روضۂ اقدس کی زیارت کے بغیر واپس نہ ہوں اور اس پر مزید یہ کہ مسجد نبوی کی حاضری اور روضۂ اقدس کے سامنے حاضر ہو کر درود و سلام کے عظیم الشان ثمرات اور برکات ہیں۔

مدینہ منورہ کی حاضری کے آداب:

مدینہ منورہ کی حاضری کے کچھ آداب ہیں۔ یہ سارا سفر ہی نام ہے آداب کا۔ایک تو اس میں کثرت سے درود شریف پڑھنا چاہیے۔دوسرے مسنون اذکار، مسنون دعاؤں اور مسنون اعمال کا بہت اہتمام کرنا چاہیے۔ تیسرے یہاں کے مقدس مقامات کا، یہاں کے رہنے والوں کا، یہاں کی مختلف چیزوں کا بھی ادب و احترام کرنا چاہیے۔ کسی چیز کو برا نہیں کہنا چاہیے۔ کسی مقامی آدمی سے الجھنا نہیں چاہیے۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ جن کے آباء و اجداد نے اپنی جانیں دے کر نبی کریم ﷺ کی حفاظت کی۔ ان کا حق ساری امت پر ہے۔ مدینہ منورہ نبی کریم ﷺ کا شہر ہے یہاں لڑنا، غصہ کرنا، چیخنا بلکہ بلند آواز سے بات کرنا بھی منع اور بے ادبی ہے۔اس کی ہر چیز سے ادب و لحاظ کے ساتھ پیش آنا چاہیے۔

مدینہ منورہ جاتے وقت راستے میں درود شریف کثرت سے پڑھیں۔ نبی ﷺ کے احسانات کو یاد کر کے آپ کی عقیدت و محبت دل میں بٹھانے اور اتارنے کی کوشش کریں۔ ہم تک دین پہنچانے کی خاطر جو مشکلات آپ ﷺ نے برداشت کیں، وہ سب آپ کا ہم پر احسان ہے۔اس کا بہترین بدلہ یہ ہے کہ ہم ایک تو کثرت سے درود شریف پڑھیں، اپنی زندگی کو سنت کے مطابق ڈھالیں اور دوسرے نبی کریم ﷺ کے دین کی نصرت اور اس کی دعوت، اقامت و نفاذ کے لیے زندگی بھر کوشش کرتے رہیں۔ جان و مال لگاتے رہیں۔

مسجد نبوی ﷺ میں حاضری:

مدینہ منورہ پہنچ کر اپنا سامان رہائش گاہ میں رکھ دیں۔ وضو کر کے، تیار ہو کر، خوشبو لگا کر مسجد میں حاضری کے لیے چلیں۔

''بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ''۔

کہہ کر پورے ادب کے ساتھ کسی بھی دروازے سے دائیں پاؤں کے ساتھ اندر داخل ہو جائیے۔ علماء نے بابِ جبرئیل سے داخل ہونے کو مستحب لکھا ہے، مگر آج کل بابِ جبرئیل سے داخلے پر پابندی ہے اور یہ دروازہ عموماً بند رہتا ہے۔ مسجد میں اندر جانے کے بعد اگر نماز کا وقت ہے تو نماز میں شریک ہوں۔ اور اگر نماز کا وقت نہ ہو تو مسجد نبوی میں پہنچ کر دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھیں۔

''روضۃ الجنۃ'' میں نفل:

اس کے بعد سب سے پہلے مسجد کے اس حصہ میں جائیے، جو روضۂ مطہرہ اور منبر شریف کے درمیان ہے۔ جس کے متعلق خود رسول اللہ ﷺ نے ''رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ'' (جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ) فرمایا ہے۔ یعنی جس طرح جنت میں آرزوئیں قبول ہوں گی اس طرح یہاں دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ یہاں پہنچ کر اگر مکروہ وقت نہ ہو اور فرض نماز نہ ہو رہی ہو تو دو رکعت نفل پڑھیے، فرض نماز ہو رہی ہو تو اس میں شریک ہو جائیے۔

نماز سے فارغ ہو کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیجئے کہ اس نے حرمین میں حاضری کی سعادت بخشی اور خوب توبہ واستغفار اور دعاء کیجئے۔

"روضۂ مطہرہ" پر حاضری:

اب پورے ادب و احترام اور ہوش کے ساتھ روضۂ مبارکہ کی طرف چلیئے۔

یہ تصور کیجئے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے روضۂ اقدس پر حاضر دے رہا ہوں، روضہ اطہر کے قبلہ کی طرف والی دیوار کو "مواجہہ شریف" کہتے ہیں یہاں آپ کو تین دائرے بنے ہوئے نظر آئیں گے۔ یہ تین دائرے بالترتیب تین حضرات (نبی کریم ﷺ، ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، عمر فاروق رضی اللہ عنہ) کے چہرہ مبارک کے سامنے بنے ہوئے ہیں۔ یہاں ان الفاظ کے ساتھ درود و سلام پڑھا جائے گا جو یہاں کے لیے مخصوص ہیں۔ پہلے دائرے کے سامنے کھڑے ہو کر ادب و احترام اور انتہائی محبت اور عاجزی کے ساتھ آہستہ درمیانی آواز میں درود شریف پڑھ کر آپ ﷺ پر سلام عرض کریں۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔

سلام کے بارے میں اسلاف کا معمول و ذوق یہی تھا کہ مختصر سلام ہی عرض کرتے تھے، عوام جو عربی نہیں جانتے اور سلام کی لمبی چوڑی عبارتیں نہ ان کو یاد ہوتی ہیں اور نہ وہ ان کا مطلب سمجھتے ہیں، ان کے لئے گویا ضروری ہے کہ وہ مختصر سلام ہی عرض کریں۔

سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ پر سلام: پھر ایک ہاتھ کے قریب دائیں طرف ہٹ کر دوسرے خانے کے سامنے کھڑے ہو کر خلیفہ اول سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ پر سلام کہیے۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ پر سلام: پھر ذرا دائیں طرف بڑھ کر تیسرے خانے کے سامنے کھڑے ہو کر خلیفہ ثانی سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر سلام کیجئے۔

دعا : سلام سے فارغ ہو کر روضۂ اقدس سے ذرا ہٹ کر جہاں بسہولت جگہ میسر ہو، قبلہ رو ہو کر اپنے لئے، والدین واہل وعیال کے لئے، دوست احباب کے لیے، پوری امت کے لیے اللہ تعالیٰ سے خوب دعاء کیجئے، توبہ واستغفار کیجئے، دین پر استقامت مانگیے، خدمتِ دین کی توفیق مانگیے۔

"مدینہ منورہ" کے قیام میں: ان شاءاللہ آپ کو مدینہ طیبہ میں قیام کا کافی موقع ملے گا، ان دنوں کے ایک ایک لمحہ کو غنیمت سمجھئے، زیادہ سے زیادہ وقت مسجد نبوی میں گزاریئے، ہر نماز مسجدِ نبوی میں ادا کرنے کی کوشش کیجئے۔ کم از کم چالیس نمازیں تکبیر اولیٰ کے ساتھ پڑھنے کی بھرپور کوشش کیجئے۔ نفل پڑھیے، تلاوت کیجئے، زیادہ سے زیادہ درود شریف پڑھیے اور جب مناسب موقع ملے تو سلام عرض کرنے کے لئے مواجہہ شریف میں حاضر ہو جایئے۔

عمرہ کی مسنون دعائیں

تلبیہ:

☆ لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ ط لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ ط اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ ط لَا شَرِیْکَ لَکَ ط

ترجمہ: ”حاضر ہوں اے اللہ ! میں حاضر ہوں، آپ کا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، بلاشبہ تمام تعریفیں اور سب نعمتیں آپ ہی کے لئے ہیں اور بادشاہت بھی آپ ہی کی ہے۔ آپ کا کوئی شریک نہیں ہے“۔

تلبیہ کے بعد:

تلبیہ پڑھ کر اس کے بعد خاص طرپر مستحب ہے:

☆ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ رِضَاکَ وَالْجَنَّۃَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ غَضَبِکَ وَالنَّارِ۔

حدود حرم میں پہنچ کر پڑھنے کی دعا:

☆ اَللّٰھُمَّ ھٰذَا حَرَمُکَ وَاَمْنُکَ فَحَرِّمْنِیْ عَلَی النَّارِ وَاٰمِنِّیْ مِنْ عَذَابِکَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَکَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ اَوْلِیَائِکَ وَاَھْلِ طَاعَتِکَ۔

حجر اسود کے استلام کے وقت:

☆ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ، وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔

اَللّٰھُمَّ اِیْمَانًا بِکَ، وَتَصْدِیْقًا بِکِتَابِکَ، وَاِتِّبَاعَ سُنَّۃِ نَبِیِّکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ۔

طواف کے دوران:

☆ سُبْحَانَ اللّٰہِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ، وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، وَاللّٰہُ اَکْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔

رکن یمانی پر:

☆ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ

رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان:

☆ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ

سعی کے دوران:

☆ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ ط

زمزم پیتے وقت:

☆ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وَ شِفَآءً مِنْ کُلِّ دَآءٍ

شیطان کو کنکریاں مارتے وقت: بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

ایک جامع دعاء:

جن عوام کو منقول دعائیں عربی میں یاد نہ ہوں ان کے لئے ذیل میں ایک جامع دعاء لکھی جاتی ہے جو قبولیتِ دعاء کے مختلف مواقع میں مانگی جاسکتی ہے:

"یا الٰہ العالمین! اس موقع پر سرکارِ دوعالم ﷺ اور آپ کے نیک بندوں نے جو بھلائیاں مانگی ہیں، وہ سب مجھے عطا فرما اور جن جن چیزوں سے پناہ مانگی ہے، ان سب سے مجھے اپنی پناہ عطا فرما! آمین"۔

کسی جگہ یوں بھی دعاء کریں:

"اے اللہ! یہاں پر آج تک جتنی دعائیں آپ کے انبیاء کرام علیہم السلام نے اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے دوسرے مقبول بندوں نے مانگی ہیں یا بتلائی ہیں وہ سب دعائیں میری طرف سے قبول فرما! آمین"۔

اور

"اے اللہ! ہمیں اپنی رضا اور جنت عطا فرما اور اپنی ناراضگی اور دوزخ سے پناہ عطا فرما! آمین"۔

غرض: اپنی زبان مین اپنی دنیا و آخرت کی حاجات مانگے اور رشتہ داروں ،دوستوں بلکہ ساری امت کے لیے خیر و بھلائی کی دعائیں مانگے۔

مدینہ منورہ کے چند مقامات

جنۃ البقیع : مسجد نبوی سے تھوڑے سے فاصلے پر مدینہ منورہ کا قدیم قبرستان ''جنۃ البقیع'' ہے۔ یہ وہ خوش نصیب قطعہ زمین ہے جس میں بہت سے صحابہ کرامؓ کو خود رسول اللہ ﷺ نے اپنے مبارک ہاتھ سے دفن فرمایا۔ یہاں پر سیدنا عثمان، سیدہ عائشہ صدیقہ، سیدنا عباس، سیدنا عبد اللہ بن مسعود، سیدنا حسن، سیدنا ابراہیمؑ (یہ حضور ﷺ کے بیٹے ہیں جو بچپن میں انتقال کر گئے) ، اکثر ازواجِ مطہرات، بنات طاہراتؓ ، بے شمار تابعین و تبع تابعین اور بعد کے بہت سے ائمہ عظام و اولیاء کرام آسودۂ خواب ہیں۔ مدینہ طیبہ کے قیام کے زمانہ میں یہاں بھی گاہے گاہے حاضری دیتے رہیے، ان کے لئے مغفرت و رحمت اور رفع درجات کی دعاء کیجئے۔

مسجدِ قبا:

مسجدِ قبا کی عظمت خود قرآن نے بیان کی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس میں دو رکعت پڑھنے کا ثواب عمرہ کے برابر بتایا۔ وہاں بھی جائیے، مکروہ وقت نہ ہو تو نفل نماز پڑھیئے اور وہاں کے خاص انوار و برکات کے حصول کی اللہ تعالیٰ سے دعاء کیجئے۔

جبلِ اُحد : اُحد وہ پہاڑ ہے جس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

''نُحِبُّهٗ وَيُحِبُّنَا''

''ہم اس سے محبت کرتے ہیں اور اسے ہم سے محبت ہے''۔

اسی پہاڑ کے دامن میں جنگ احد ہوئی تھی، جس میں خود اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ سخت زخمی ہوئے اور ستر جاں نثار صحابہ کرامؓ شہید ہوئے جن میں آپ ﷺ کے محبوب و شفیق چچا سید الشہداء سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ یہ سب شہداء کرام وہیں مدفون ہیں۔ رسول اللہ ﷺ خاص اہتمام کے ساتھ ان شہداء کی قبروں پر تشریف لے جاتے اور انہیں دعاء سے نوازتے تھے۔

آپ کم از کم ایک دفعہ وہاں بھی ضرور حاضری دیجئے اور مسنون طریقے سے شہداء کے لئے مغفرت ورحمت کی دعاء کیجئے اور اللہ تعالیٰ ورسول اللہ ﷺ کے ساتھ سچی وفاداری اور دین پر استقامت خاص طور پر مانگیے۔

مدینہ طیبہ سے واپسی:

اپنا قیام پورا کر کے آخر کار آپ واپس ہوں گے۔ مدینہ طیبہ، مسجد نبوی اور روضۂ رسول ﷺ سے جدائی فطری طور پر آپ کے لیے رنج و غم کا باعث ہوگی، بہر حال جب رخصتی کا دن آئے تو مسجد نبوی میں حاضری دیجئے، "روضۃ الجنۃ" میں دو رکعت نماز ادا کیجئے اور اپنی دنیا و آخرت کے لئے دوسری دعاؤں کے ساتھ یہ دعا بھی کیجئے:

"اے اللہ! تیرے محبوب رسول ﷺ اور ان کی اس مسجد اور ان کے اس شہر اور شہر والوں کے حقوق وآداب کی ادائیگی میں جو کوتاہیاں مجھ سے ہوئیں ان کو اپنے خاص فضل و کرم سے معاف فرمادیجئے اور میرے عمرہ و زیارت کو قبول فرمائیے اور مجھے یہاں سے محروم واپس نہ فرمائیے اور میری یہ حاضری، آخری حاضری نہ ہو، آئندہ بھی حاضری کی توفیق عطاء فرمائیے اور بروز قیامت اپنے حبیب ﷺ کی شفاعت اور آپ کا قرب نصیب فرمادیجئے۔"

آخری سلام: اس کے بعد روضۂ مطہرہ پر آخری سلام کے لئے حاضری دیجئے، پہلے ذکر کردہ طریقے کے مطابق سلام عرض کیجئے اور دعاء کیجئے۔

اس کے بعد یہ عزم کیجئے کہ جہاں بھی رہوں گا دین حق کی خدمت و نصرت پر کمر بستہ رہوں گا اور نبی کریم ﷺ کی سنت کے مطابق زندگی گزاروں گا۔ اب آداب کی رعایت رکھتے ہوئے سنت کے مطابق مسجدِ نبوی سے باہر آیئے اور دعاء واستغفار کے ساتھ مکہ مکرمہ یا اپنے وطن روانہ ہو جائیے۔

مدینہ سے واپسی: اگر مدینہ منورہ سے وطن واپسی نہ ہو بلکہ مکہ مکرمہ جانا ہو تو پھر ایک اور عمرہ ادا کرنے کی سعادت آپ کو حاصل ہو گی۔ لہٰذا مدینہ کی میقات ذوالحلیفہ (بئرعلی) کے مقام پر ایک عظیم الشان مسجد ہے جہاں سے آپ پہلے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق احرام باندھ لیجئے اور مکہ مکرمہ پہنچ کر سامان وغیرہ اپنی رہائش گاہ میں رکھ کر کچھ دیر آرام کرنے کے بعد حسب معمول عمرہ ادا کیجیے۔

وطن واپسی: مکہ سے واپسی سے قبل حرم میں آکر اگر وقت ہو تو ایک آخری طواف کر کے اپنے لیے دین و دنیا کے لیے خوب دعا مانگیں اور اللہ تعالیٰ سے آئندہ آنے کی توفیق اور وسائل مہیا ہونے کی دعائیں مانگیں۔ آپ کو عمرہ کی سعادت نصیب ہوئی۔ بڑی قابل رشک بات ہے لیکن یاد رکھیے عمرہ سے واپسی کا مطلب سابقہ زندگی کی جانب واپسی نہیں ہے۔ یہ تو تربیت اور تبدیلی کے سفر کا آغاز ہے، بچے کی طرح معصوم ہو جانے کے بعد شیطانی اعمال اور بدعات کا سوچنا بھی کم عقلی ہے۔ لہذا واپسی پر طے کر لیجئے کہ آئندہ یہ معمولات جاری رہیں گے۔ عمرہ کے جس موقع پر بھی اس کتاب سے کوئی فائدہ ہو، تو ہمیں اور ہمارے ادارے جامعہ تبلیغ القرآن کو دعاؤں میں ضرور یاد کیجئے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمارا اور آپ کا حامی و ناصر ہو۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ عَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ و بَارِکْ وَ سَلِّمْ

ضروری ہدایات

بار بار کے تجربہ سے چند باتیں مفید معلوم ہوئیں۔ یہاں وہ بھی درج کی جاتی ہیں:

۱۔ ٹریولز چیک کے نمبر الگ کاپی میں لکھ لیں اور اس کا تفصیلی سرٹیفکیٹ جدا محفوظ رکھیں۔

۲۔ پاسپورٹ کے صفحہ نمبر ۱۳، ۱۴ کی فوٹو کاپی اور جہاز کے ٹکٹ کی فوٹو کاپی کروا کر پاسپورٹ سے جدا محفوظ رکھیں۔

۳۔ خواتین بغیر محرم کے تنہا نہ نکلیں۔ نیز معلم یا ہوٹل کا کارڈ ضرور ساتھ رکھیں۔

۴۔ زیادہ نقدی پاس نہ رکھیں، تاہم کچھ نہ کچھ پاس رکھیں۔

۵۔ حرم میں آنے جانے کے لئے دروازہ متعین کر لینا چاہیے، اس سے سہولت ہوتی ہے، خصوصاً خواتین آنے جانے کے لئے راستہ کی شناخت کی کوئی بڑی علامت ذہن نشین کر لیں۔

۶۔ حرم میں خواتین و حضرات اپنے اپنے بیٹھنے کی ایک متعین جگہ مقرر کر لیں تاکہ بوقتِ ضرورت تلاش کرنے میں آسانی ہو۔

۷۔ عام لوگوں کے ساتھ کھانا پکانے کا انتظام شرکت میں نہ کریں، اکثر اس میں نزاع ہو جاتا ہے۔

۸۔ بازار خریداری کے لئے کم سے کم جائیں، حرم کی حاضری اور وہاں کی عبادت کی زیادہ فکر کریں۔

۹۔ ہر ایک کی خدمت کی نیت کر کے جائیں اور کسی سے بھی اپنی خدمت کروانے یا کام آنے کی ذرہ برابر بھی امید نہ رکھیں، حتیٰ کہ اولاد اور بیوی سے بھی۔ اپنا کام خود کریں، کوئی دوسرا کر دے تو اس کا احسان سمجھیں۔

۱۰۔ کوئی ساتھی گم ہو جائے تو اس کے لئے کئی مراکز ہیں، بچوں کے لئے الگ اور بڑوں کے لئے الگ۔ ایک مرکز باب العمرہ کے پاس ہے، ان مراکز میں رابطہ کیا جائے، وہاں کا عملہ کافی تعاون کرتا ہے۔

۱۳۔ گمشدہ چیزوں کے جمع و وصول کرنے کا مرکز مسجد الحرام سے باہر ''میلین اخضرین'' کے مقابل ہے۔

۱۴۔ گمشدہ بچوں کا مرکز باب العمرۃ کے سامنے ہے۔

۱۵۔ معذوروں کی کرسیوں کا مرکز صفا کی پہلی منزل پر ہے۔ (وہاں پہلی منزل، دوسری منزل کے نام سے مشہور ہے)۔

۱۶۔ اپنی کوئی قیمتی امانت محفوظ رکھوانا چاہیں تو اس کے لئے کئی مراکز ہیں۔ ایک باب الفہد کے سامنے (صندوق الامانات) ہے۔

بیت الخلاء اور غسل خانے:

☆ باب ملک عبد العزیز کے سامنے

☆ باب الفہد اور باب ملک عبد العزیز کے درمیان

☆ باب المروۃ کی جانب

☆ شامیہ میں باب المدینہ کے سامنے